نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۵ جلد ۱۲ | لودیانہ ۶ نومبر ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبار

شاہ ایران نے ہماری سفارت انگریزی کے آرام اور سہولیت کے لئے احکام جاری کر دیے ہیں کہ سفارت انگریزی کو حدود ایران میں مطلوبہ اشیاء دی جاویں۔ روس اور فرانس ملکر چاہتے ہیں کہ ملک چین پر قبضہ کرلیں مگر خبر ہے کہ شاہ چین نے جرمنی سے اتحاد پیدا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جنرل گارڈن کے محاصرہ توڑنے کی خبر تازہ ڈاک ولائیت سے بھی تصدیق نہ ہوئی۔ سفارت انگریزی نے بلوچستان کے ریگستان کو عبور کر لیا ہے۔ شاہ فرانس نے صوبہ ٹانکین اور فارموسا پر قبضہ کرنے کی غرض سے ایک بھاری فوج کو روانہ کیا ہے۔ راولپنڈی کے عام زمینداروں نے جسوقت حضور ڈیوک آف کناٹ فرزند ارجمند حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کو راولپنڈی سے گذرے ایک شکایت آمیز عرضی دی۔ گورنمنٹ بنگالہ نے شراب کے بکثرت رواج کو روکنے کی تجویز کی ہے۔ گورنمنٹ انگریزی آجکل اپنی بحری طاقت کی دیکھ بھال میں مصروف ہے۔ پنجاب میں فصل تو امید سے زیادہ ہوئی مگر ہر جگہ بخار کی کثرت ہو رہی ہے۔ خبر ہے کہ آجکل سکھر میں ہیضہ کا زور ہو رہا ہے۔ ولائیت کی نمائش صحت میں سات تمغے ہندوستان کو ملے ہیں۔ یکم اپریل سے آخر اگست ۱۸۸۴ء تک یعنے ۵ ماہ کے اندر ۲۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کا مال تجارت باہر سے ہند میں آیا اور ۲۵ کروڑ ۵۲ لاکھ روپیہ کا مال ہندوستان سے دیگر ممالک کو روانہ ہوا۔ مصر کی حالت نہائیت ہی بری اور بوسیدہ درجہ کو پہنچتی جاتی ہے اور خدیو سے بلا امداد انگریزی مصر کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی ہے۔ حضور لارڈ رپن گورنر جنرل کشور ہند کے واسطے بمبئی میں ۲۰ ہزار روپیہ چندہ ہوا ہے۔ فوج گورہ جو قاہرہ میں موجود تھی اسکو حکم ہوا ہے کہ فوراً سوڈان کیطرف روانہ ہو جاوے۔ ہندوستان کے انگریزی اخبار پھر بول رہے ہیں کہ دیسی اخبارات کو جو آزادی اب حاصل ہے وہ نہ رہے۔ پٹیالہ ریلوی کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے ۱۳ اکتوبر کو اپنے دست مبارک سے جاری فرمایا اور اس تقریب پر پٹیالہ میں بڑا جلسہ ہوا۔

خراسان کا گورنر کابل میں طلب ہوا ہے تاکہ سابق حساب و کتاب خزانہ میں داخل کرے۔ شمالی افغانستان کے سرداروں نے امیر صاحب کے پاس اپنا قاصد بہ پیغام دیکر بھیجا ہے کہ تم انگریزوں کی بھی خیرخواہی کا دم بھرتے ہو اور روسیوں کی طرفداری بھی کرتے ہو ایسی حالت میں ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ جلال آباد کے گرد نواح میں امیر کے برخلاف مشورے ہو رہے ہیں۔ کاکڑ پٹھانوں نے انگریزی فوج پر حملہ کیا انگریزی فوج کے صرف ۵ سپاہی کام آئے اور دشمنوں کے ڈیڑھ سو آدمی مارے گئے۔ شملہ پر اس قسم کی خبریں پہنچتی ہیں کہ کابل سے خزانہ اور ذخیرہ ہرات کی طرف روانہ ہو رہا ہے اور قلعہ مرچاک کی مرمت بڑی مستعدی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ امیر کابل نے ہرات میں ایک اشتہار بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ کمیشن سرحدی افغانستان کی خاطرخواہ تواضع کیجاوے اور کمیشن کے آدمیوں کو کچھ ضرر نہ پہنچے۔ مہدی کاذب نے ایک فوج کے دستہ کو حکم دیا ہے کہ ڈنگولا پر حملہ کیا جاوے اور ایک دستہ کو حکم دیا ہے کہ فوج گورہ کو جو قاہرہ سے سوڈان کی طرف آ رہی ہے

نور افشاں

جلسہ امداد بیماران لودیانہ

لودیانہ کی عام بیماری اور اُسکے مریضوں کی دلخراش حالت پر ہمارے ہردلعزیز اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب کو جو نظر توجہ تھی آخرکار ضلع کے شفیق ہربی مسٹر جی ای ڈیکفیلڈ صاحب بہادر کی آمد ایک عمدہ نتیجہ کا باعث ہوئی مسٹر جی ای ڈیکفیلڈ صاحب بہادر نے جو لودیانہ کی بیماری کے حالات سے پہاڑ پر ہی خوب واقف ہوگئے تھے اور جنکا رحیم دل اپنے ضلع کی رعایا کی مفلوکی پر بڑا رقیق ہو رہا تھا ڈپٹی کمشنری کا چارج لیتے ہی اُنکی امداد کے واسطے تدابیر عمل میں لانی شروع کیں میونسپل کمیٹی اور ڈسٹرکٹ کمیٹی کو متوجہ کرکے شہر کے علاج کے واسطے پندرہ ۱۵ حکیم مقرر کروائے اور حکم دیا کہ حکماء مذکور کوچہ بکوچہ کہاروں کو لیکر مریضوں میں دوائی تقسیم کریں اور ممبران میونسپل کمیٹی اُنکی بخوبی نگرانی کریں ڈسٹرکٹ کا جلسہ کرکے کل ضلع کے واسطے ۲۶۰۰ روپیہ کی دوائی بغرض تقسیم منگوائی اور بعض بعض مقامات پر جدید خیراتی شفاخانے کھولے +

۲ - نومبر کو خاص لودیانہ میں ایک بہت بڑا جلسہ کرکے امداد بیماراں کے واسطے چندہ فراہم ہونیکی تحریک فرمائی یہ جلسہ پولیس کی پریڈ میں شام کے ۴ - چار بجے منعقد ہوا اور شہر کے روساء و دیگر اہلکار جمع ہوئے خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب نے اپنی معمولی ہمدردی کے خیالات سے حاضرین کو اس کارِ خیر میں فراخ حوصلگی کے ساتھ شامل ہونیکے واسطے مندرجہ ذیل تقریر میں تحریک کی +

تقریر خان بہادر

اے صاحبان شہر اسکے کہ میں آج کے جلسے کے منعقد ہونیکے متعلق آپکی خدمت میں کچھ عرض کروں میں اس امر کا ذکر کرنا کچھ نا واجب نہیں سمجھتا کہ جب کبھی پروردگار عالم کو منظور ہوتا ہو کہ وہ کسی قوم یا ملک کو خوشحال اور مسرور رکھے تو وہ پہلے ہی سے اُسکے واسطے کچھ ایسا سامان مہیا کر دیتا ہو کہ جس سے ہمکو آئندہ بہتری کی روشنی اور منور امیدیں دور سے اپنی جھلک دکھانا شروع کرتی ہیں - ہم لوگوں کے واسطے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمارے تمام آزادی اور ہماری تمام آسائش اور ہمارے تمام آمدنی کے ذرائع ایسے محدود تھے کہ اُن کا ہونا اور نہ ہونا یکساں تھا - ایک عرصہ تک ہمارے شامت اعمال نے ہمکو اسی قسم کے مصائب میں رہنے دیا مگر چونکہ ہر ایک چیز کے آخر کوئی انتہا ہی ہے شکر کا مقام ہو کہ اُن ناقابل برداشت تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے وسائل نمودار ہونے لگے اور احکم الحاکمین نے ہماری جانوں اور مالوں کی حفاظت ایک ایسی قوم کے سپرد کی کہ جس سے ہمکو کبھی کسی قسم کا کوئی تعلق نہ تھا اس قوم نے کہ جس کے چند ممبر اسوقت بھی آپ اپنے اس جلسہ میں دیکھتے ہیں - ہمارے ساتھ جس رحمدلی اور شفقت سے برتاؤ کیا ہو اسکو اسوقت آپ صاحبوں کے سامنے کہ جنکے دل غالباً پہلے سے ہی شکرگذاری اور نمک حلالی کے خیالات سے لبریز ہو رہے ہیں تحصیل حاصل ہو جسطرح کہ ہمارا کل دیس اس اجنبی قوم کے انصاف اور رحمدلی کا ممنونِ احسان ہو اسیطرح لودیانہ کا ضلع خود کو بڑا خوش قسمت جانتا ہو کہ اسکے حصہ میں اسکو ایک ایسا افسر آیا ہو جو نہ صرف عدالتیں ہی الکا ایک ہمدرد حاکم ہو بلکہ باہم ایک اعلیٰ درجہ کا شفیق اور غمخوار دوست ہو اور یہ اُسیکی ہمدردی اور رحم کا اقتضا ہو کہ اُسنے آج آپ سب صاحبوں کو اپنے بھائیوں کی درد انگیز حالت پر توجہ کرنیکے واسطے جمع ہونیکی تکلیف دی یہہ ظاہر ہو کہ جب انسان کی طبعی ضروریات پر دیکھا جاتا ہو تو قانون قدرت کے مطابق جسکا اثر تمام دنیا پر مساوی ہو صرف اس بات کو ترجیح دیجاتی ہو کہ دنیا کی ہزارہا نعمتوں سے تندرستی ہی سب سے بڑی نعمت ہو فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس تمام نعمتیں موجود ہوں اولاد سے سیری ہو زر و زمین پر قبضہ ہو تمام دنیاوی حاجات پورا ہونیکے واسطے اُسکو انسان کی حرکت کے منتظر ہوں جو مانگیں ملجاوے کسی چیز کی کچھ کمی نہو مگر تندرستی کا محتاج ہو بیماری کے باعث بیٹھ نسکے پھرنے چلنے اُٹھنے سے عاجز ہو چارپائی پر لیٹا ہوا کراہا کرے بدن میں درد ہو جسم بیماری کے سبب نہایت خستہ ہوتا جاتا ہو اور ہرچند اُسکے پاس نہایت نفیس نفیس چیزیں کھانیکو موجود ہوں اور چاہتا ہو کہ میں عمدہ عمدہ چیزیں کھاؤں مگر حلق میں ورم ہو پانی تک گذرنا دشوار ہو تو فرمایئے کہ اس قسم کا بیمار جسکے پاس دنیا کی سب نعمتیں موجود ہیں اُنسے کیا فایدہ اُٹھا سکتا ہو - برخلاف اسکے ایک غریب محتاج آدمی جو تندرست ہو اپنی کمائی سے پیٹ پال کر رات کو ایسا خوش سوتا ہو کہ دنیا کی تمام خوشیاں اسکو ہیچ معلوم ہوتی ہیں جنکے اسکو تنگدستی کے سبب کیوں ہیچ کرنا چاہیے جبکہ تندرستی کا لاانتہا خزانہ اُسکے قبضہ میں ہو جب بیماری میں دولتمند سے دولتمند آدمی کی حالت بھی ایسی ردی اور ناکارہ ہوجاتی ہو کہ اُسکو جینا وبال ہوجاتا ہو تو واسطے بر حال اُن لوگوں کے جو سخت محتاجی اور تنگدستی کی حالت میں بیماریوں میں مبتلا ہوں آپ لوگ اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ خاص شہر لودیانہ میں عموماً اور ضلع میں خصوصاً دولتمندی اور آسودگی کے کیا حالات ہو شاید ایسے آدمیوں کی تعداد بہت ہی کم نظر آویگی جو فراغ البالی کے ساتھ ایک ایسی وبائے مرض کا ثابت قدمی کے ساتھ علاج کرنے پر قادر ہوں جسکے سبب اسوقت تک ہزارہا جانیں تلف ہو چکی ہیں اور جسکی تعداد خاص لودیانہ میں ایک مہینے سے اوپر آٹھ سو سے زیادہ ہوگئی - یہہ بیماری کوئی ایسی بیماری نہیں ہو کہ جسکو معمولی امراض کے ساتھ شامل کیا جاوے بلکہ ایک حشر بپا ہو کوئی گھر اور کوئی خاندان اور کوئی کنبہ ایسا نہیں ہو جسکے آدمیوں میں بیماروں کی خبرگیری کے واسطے تندرست اور صحیح المزاجوں کی کافی تعداد موجود ہو - اور جب ہر ایک گھر کا ایک ایک آدمی بستر مرض پر لیٹا ہوا ہو تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اُن بدقسمت بیماروں کی خبرگیری اور علاج کیونکر ہوتا ہوگا - عموماً اس ضلع کے باشندے حرفت پیشہ ہیں اور اُنکی دستکاری ہی

کہ دن بھر کی کمائی سے وہ رات کا گذارا کر سکنے کے لائق ہوتے ہیں اور جب برابر ہفتوں اور مہینوں بیمار رہیں تو انکا علاج کی طرف سے معطل رہکر بھوک سے مرجانا بھی زیادہ قرین قیاس ہے۔ اگر کوئی شخص اس لائق ہے کہ وہ اپنا علاج خود کر سکے تو اسکے کنبہ کا کوئی ایسا شخص موجود نہیں جو تجویز وغیرہ کے واسطے طبیب یا ڈاکٹر کو بلاوے اور دوا خرید کر اسکو دے غرضکہ لودیانہ کی بیماری نے یہاں کے باشندوں کی جو قابل رحم حالت کر رکھی ہے خدا وہ کسی کے نصیب نہ کرے ہم لوگ جو اسوقت بحالت صحت جلسہ میں موجود ہیں مناسب ہے کہ اس شافی مطلق کی درگاہ میں شکر بجا لاویں جسنے ہمکو اس لائق رکھا ہے کہ چل پھر کر اپنے بھائیوں کا حال دیکھ سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ ایک انسان ہونیکی حالت میں ہمارے محتاج بھائیوں کی نسبت ہمارے کیا فرائض ہیں اگر احسان کی شکرگذاری کا اظہار دو طرح ہوتا ہے ایک زبان سے دوسرا فعل سے تندرستی کے احسان کا شکر صرف زبان سے ادا کرنیکے بجائے یہہ ہے کہ ہم بیماروں کو صحت کی حالت میں لانیکی عملی تجاویز کو عمل میں لانیکی کوشش کریں اور یہہ سمجھیں کہ ایک بیکس اور محتاج آدمی کی جان بچانی ہماری کہاں تک بھلائی ہے۔ ہم مدرسے جاری کرتے ہیں اسمیں بچوں کو تعلیم دیکر آدمی بنا دیں ہم مسجدیں اور مندر بناتے ہیں کہ وہاں ہمارے بھائی خدا کی بندگی کریں اور کنوئیں اور سڑکیں بناتے ہیں کہ مسافروں کو آرام حاصل ہو ہم سرائے اور غریب خانے بنواتے ہیں کہ وہاں بیکس لوگ پرورش حاصل کریں لیکن قومی رفاہ اور بہبودگی یہہ سب تعمیرات اسیوقت تک کارآمد ہو سکتی ہیں کہ جبتک انکے آرام حاصل کرنیوالے دستیاب ہو سکیں سو جب آرام کرنیوالے صدہا تعداد میں اس بیماری کے باعث تلف ہو رہے ہیں اور سسک سسک کر جانیں دے رہے ہیں تو ہمارے پلوں۔ مسجدوں۔ مندروں۔ سکولوں وغیرہ وغیرہ کے بنانیسے کیا فائدہ ہے کیا دنیا میں انسان کی نجات کے واسطے اس سے بڑھکر کوئی اور امر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ایک بنی نوع کی جان بچاوے آپ خیال کریں کہ جب کوئی آدمی کسیکے ہاتھ سے مارا جاتا ہے تو کس سرگرمی کے ساتھ انتقام لینے کی کوشش کیجاتی ہے افسوس کہ اسوقت ہزاروں آدمی جان سے جارہے ہیں اور ہم انکے بچانیکی ذرا فکر نہیں کرتے۔ ایک آدمی کے مارے جانیکا بدلا لینے میں تو گھربار لٹا دیں اور قوم کی قوم کے مرنے پر خاموش بیٹھے تماشہ دیکھا کریں۔ ہماری یہہ دولت کس کام آئیگی اور ایسے موقع سے بڑھکر ہمکو اسکے خرچ کرنیکے واسطے اور کونسے وقت کا منتظر رہنا چاہیئے ہمارا یہہ افسوس اسوقت اور بھی بڑھجاتا ہے جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ محتاج اور غریب بیمار ہمارے گھربار کی جائیداد کے مقابلہ میں صرف مفید دوائی کی دو چار پڑیوں کے محتاج ہیں اور جب ہماری ایسی قلیل امداد انکو ابھی اصلی حالت پر لا سکتی ہے تو اس سے بھی پہلو تہی کرنا ہمارے واسطے کیا کچھ قابل تاسف نہیں ہو سکتا انہیں وجوہات پر خیال کر کے ہمارے بخیر صاحب ضلع معزز جی ای وکفیلڈ صاحب بہادر نے تحریک کی ہے کہ بیماروں کی امداد کے واسطے پرائیویٹ فیاضی کو جوش میں لایا جاوے اور خیرخواہان بنی نوع انسان سے جو اسوقت موجود ہیں درخواست کیجاوے کہ وہ اپنے محتاج بھائیونکی خبرگیری کے واسطے چندے سے امداد دیں کچھ شک نہیں کہ یہہ ایک ایسی مفید اور مبارک خیرات ہے کہ جسکا دنیا میں کوئی خیرات مقابلہ نہیں کر سکتی اسوقت جو صاحب اپنی حیثیت کے موافق بلکہ اپنی حیثیت سے بڑھکر اس چندے کے دینے میں فیاضی کو عمل میں لاویگا۔ دنیا اور عاقبت میں جزائے نیک پاویگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسوقت اس جلسہ میں ذیشان افسران سرکار و سرداران و ذیلداران و نمبرداران و رؤسا و تجاران و ساہوکاران و اہلکاران غرض ہر فرقہ میں سے نامی گرامی شرفا یہاں موجود ہیں جنکی ذات والا سے امید ہے کہ آج ہی کے چندے میں ایسی عالی حوصلگی کو کام میں لاوینگے جس سے روپیہ مطلوبہ کی کافی تعداد جمع ہو جاوے اور آیندہ پھر اس کام کے لئے چندہ فراہم کرنے اور آپ صاحبونکو تکلیف دینے کی ضرورت نرہے +

اُسکے بعد جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مختصر طور پر اس خیرات کے فوائد کا ذکر کیا اور پھر شیخ شرف الدین صاحب نے اس مطلب کے متعلق ایک سپیچ کی اس اثناء میں فہرست چندہ تداول ہوئے اور اسی ایک جلسہ میں پونے نو سو روپیہ فہرست میں لکھا گیا جسمیں سے دو سو روپیہ ہمارے صاحب ضلع نے جیب خاص سے عطا کیا منشی نظام الدین منتظم چھاپہ خانہ نے ایک سو روپیہ مسٹر کارسیفن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج نے ۵۰ نواب علی محمد خانصاحب نے ۲۵ اور خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب نے ۱۵ منشی محمد بخش صاحب تاجر و ٹھیکہ دار لوگی وغیرہ نے ۱۵ وغیرہ وغیرہ رقوم عطا کیں مفصل فہرست چندہ دہندگان آیندہ پرچہ میں شایع ہوگی +

مصر اور مہدی کاذب

— مصر کے تازہ حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی کاذب نے پھر فوج کو تنگ کیا ہے کیونکہ ولایت کے تازہ ڈاک کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد انگریزی فوج قاہرہ سے سوڈان کی طرف روانہ ہوگی مگر مہدی نے قاہرہ اور سوڈان کے درمیان کا راستہ ایسا خراب کر دیا ہے کہ فوج بہت مشکل سے گذر سکتی ہے۔ سوڈان میں بعض بعض کی یہہ رائے ہے کہ اب ہمنے بہت کچھ کر دیا ہے مگر خدیو کو چھوڑنا ہمارا کام نہیں ہے اور اسیواسطے انگریزی فوج کو واجب ہے کہ مصر سے چلی آوے بعض کی یہہ رائے ہے کہ جسکے ہمنے مصر میں اپنے بہت سے جوان اور ہزار روپیہ خرچ کیا ہے اور یوں ہی بے فائدہ وہاں سے چلی آویں تو علاوہ نقصان کثیر کے دیگر سلاطین کے دلوں میں ہماری ہی سے کیا کیا خیالات پیدا ہوں گے اسلئے بہتر ہے کہ مہدی سے خوب جنگ کی جاوے۔ اب دیکھا چاہئے کہ لنڈن کی افواج جنرل گارڈن صاحب کو مصر سے نکالتی ہے یا نہیں +

سامراتہ

مذہبی آزادی اور کانشنس کے حقوق

اس جہان میں ایسا کون بشر ہوگا جو ایسے ظالم سے ظالم خود مختار گورنمنٹ کے نیچے خوشی سے رہنا پسند کرے جسمیں کانشنس (قوت ضمیر یا نور ایمان) کے حقوق کی عزت کیجاتی ہو بہ نسبت اس آزاد سے آزاد ریپبلک (جمہوری سلطنت) کے جہاں یہہ حقوق رد کئے جاویں۔ تمام انسانی حقوق اور کانشنس کے حقوق پاک اور غیر ممکن الفسخ ہیں +

سیول لبرٹی (ملکی آزادی) کا علاقہ ان اشیاء سے ہے جو ہم دیکھ سکتے ہیں اور جو فانی ہیں لیکن ریلجس لبرٹی (مذہبی آزادی) کا ان اشیاء سے ہے جنکو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اور جو لازوال اور غیر فانی ہیں۔ سیول لبرٹی ایک جسم ہے اور ریلجس لبرٹی اسمیں روح ہے ریلجس لبرٹی سے میری مراد اس حق سے ہے جس سے ہر ایک شخص مذہبی معاملات میں آزادانہ رائے قائم رکھ سکے۔ اور اپنے کانشنس کے مطابق بغیر کسی دنیاوی قانونی کی رکاوٹ کے اپنے خالق کی عبادت کر سکے۔ ریلجس لبرٹی میں کسی دنیاوی قانون کے مداخلت کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہمکو اسمیں دخل دینا چاہیئے۔ اگر ذرا بھی دخل ہوگا تو ہم اسے ریلجس لبرٹی نہ کہیں گے سب سے کامل ریلجس لبرٹی اس قوم میں ہوگی جسمیں گورنمنٹ کی طرف سے ایسا کوئی قانون صادر نہوا ہو جو انکے کانشنس کے برخلاف انہیں کسی خاص قسم کی عبادت کرنے میں مجبور کرے۔ آفرین ہے اس گورنمنٹ پر جو ہماری ریلجس لبرٹی کو قایم رکھے اور ہماری کانشنس کے حقوق ہمسے نہ چھین لے۔ زمانہ گذشتہ کی تواریخ کے درد انگیز صفحے اب تک چلا چلا کے بتا رہے ہیں کہ کسطرح انسان کا خون بہایا گیا۔ کلہاڑی سے اُسے پھاڑا۔ آرہ سے اُسے چیرا۔ آگ کی بھٹیوں میں اُسے جلایا۔ ناظرین شاید سوال کریں کہ کیوں؟ میں آہ سرد سے یہہ ہی جواب دیتا ہوں کہ اسی ریلجس لبرٹی اور کانشنس کے حقوق کے لئے سخت سخت عذاب مستقل دلوں نے سہا لیکن اپنے کانشنس کو آنچ نہ لگنے دی۔ مر گئے۔ غرق ہو گئے۔ جل گئے اپنی کانشنس کو نہ چھوڑا +

مغرور نبوکدنضر (بخت نصر) کا یہہ حکم کہ جو شخص میری بنائی ہوئی سونے کی مورت کے سامنے نہ جھکیگا یا سجدہ نہیں کریگا ایک جلتی ہوئی آگ کی بھٹی میں پھینکا جاویگا" مشرقی قوموں میں ایک پرانی اور عام سزا اُن لوگوں کے لئے ہوا کرتی تھی جو اُنکے بتوں کی پرستش نہ کرتے تھے قربانی کے طور پر شعلوں کے پہاڑ آسمان پر پہنچے ہیں۔ اور خون کے دریا زمین پر برسے ہیں۔ اس وقت سے لیکر جب انیٹی اوکس نے پلسٹان کو فتح کیا اور یروشلم کو برباد کیا ہیرودیس کے بیت اللحم میں بچوں کے قتل کروانے تک اور ہمارے خداوند کے آسمان پر چڑھنے سے لیکر طیطس سے یروشلم کے برباد ہونے تک اور یروشلم کی بربادی سے لیکر شاہ کانسٹنٹائین کے روم کی سلطنت کے تخت پر جلوس فرمانے تک یہہ پیشین گوئی پورے طور سے ٹھیک ہوتی آئی ہے "آسمان میں جنگ ہوئی اور میکائیل اور اُسکے فرشتے اژدہا سے لڑے اور اژدہا اور اُسکے فرشتے لڑے" اگر میں اس ظلم اور تعصب اور عذاب کو بیان کروں جو مختلف زمانوں میں مسیحیوں کو اپنے کانشنس کے برقرار رکھنے میں برداشت کرنا پڑا تو میرا مضمون بہت لمبا ہو جائیگا۔ لیکن چونکہ یہہ ایک ضروری امر ہے اسلئے میں ایک مختصر طور پر بیان کرونگا۔ اور پھر اپنے اصلی مضمون کی طرف رجوع کرونگا۔ سب سے پہلے حملہ مسیحی دین پر جب کے یہہ ابھی آغاز میں ہی تھا یہودیوں نے کیا۔ از روئے قوم اہل یہود اپنی روحانی غرورت اور تعصب کے لئے ممیز تھے اور دیگر اقوام کو بہ نظر حقارت دیکھا کرتے تھے جسکے سبب انہیں اور انہیں حسد و بغض پیدا ہو گئے تھے جب ہمارا خداوند مجسم ہوا اسوقت جو ڈی ازم (مذہب یہود) اپنے زوال کے پچھلے درجہ تک پہنچ گیا تھا۔ گو اسمیں الوہیت کی شکل تھی لیکن طاقت نہ تھی اور رفتہ رفتہ ایک پوری بت پرستی بن گیا تھا لیکن اُسنے اپنی سہی سہتی طاقت کو جمع کیا کہ خدا کے بیٹے اور اُسکی مقدس کتاب کی اپنے سارے زور سے مخالفت کرے۔ گو اُسوقت یہودیوں کے کئی فرقے ہو گئے تھے لیکن کرسچانٹی کی ترقی سے ڈر کر اور اُسکی طاقت سے رشک میں آکر اور اپنے خاص اقتدار کے گھٹنے کے خوف سے یہودی کاہنوں اور حاکموں نے کوئی موقعہ نہ چھوڑا جسمیں انہوں نے عیسائیوں کو طرح طرح کی اذیت یا برا سلوک نہ کیا ہو بلکہ ہلاک کرنے سے بھی نہ چوکے۔ فریسی ظاہر دار اور ریاکار تھے۔ صدوقی بت پرست تھے فرقہ ایسینی متعصب اور افلاطون کی تعلیم کے پیرو تھا۔ لیکن ہیرودیس اور پنطوس پیلاطوس کی مانند یہہ تمام مختلف فرقے مسیحی دین کی جڑ اکھیڑنے میں ایک ہو گئے۔ اور اپنے اختلاف کو بھول گئے۔ گو ان یہودیوں میں سے کئی ایک نے پنتیکوست کے دن اپنے مذہب کو ناقص پاکر اور ایک کامل مذہب کی ضرورت دیکھکر مسیح کو قبول کیا۔ لیکن قوم کی قوم مسیحی دین کے برخلاف اُسکی طفلگی کے ایام میں سخت دشمنی کی تلوار لئے ہوئے تھی اور موقعہ ڈھونڈتے تھے کہ کب اسکا گلا کاٹ ڈالے۔ انہوں نے ہمارے خداوند کا تعاقب اُسکی چرنی سے لیکر صلیب تک اور صلیب سے ناصرت تک اور

ناصرت سے صلیب تک کی آخر کار اُسے صلیب دیکر اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر چکے بعد انہوں نے اپنا غضب اور غصہ اسکے شاگردوں کی طرف رجوع کیا۔ مقدس سٹیفن اور جیمیس زبدی کا بیٹا اور جیمیس دی جسٹ جو یروشلم کے گرجے میں بزرگ تھے اُنکے ہاتھوں میں پہلے شکار تھے انکا یہہ ظلم فلسطین تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ انہوں نے بیچارے عیسائیوں کو جہاں کہیں دور کی صوبجات میں پایا فنا کیا۔ یروشلم کے اعلی حاکم سے لیکر محصول لینے والے تک مسیحیوں کی اذیت دینے پر آمادہ تھا۔

ابراہیم کے خدا نے اُس یہودی قوم کو اوروں سے الگ کیا کہ اُنمیں بت پرستی نہ پھیل جاوے۔ اُس نے انہیں خود سکھایا کہ اوروں سے جدا رہیں۔ اُنسے کچھ لین دین نہ رکھیں۔ اور یہہ تفرقہ شروع ہی سے تعصب چلا آیا ہو اور جہاں کہیں اُسے عروج ہوا وہاں ہی اسنے ریلیجس لبرٹی کا گلا کاٹنا شروع کیا۔ جب مارڈیکائی زرکسیز کے عہد میں وزیر اعظم ہوا تو اُس ملک کے بہت سے لوگ یہودی بن گئے۔ کیونکہ یہودیوں کا خوف اُنپر چھا گیا۔ سلطنت ان لوگوں کے ہاتھ سے عیسائیوں نے بھی بہت سی مصیبت سہی۔ اور اس زمانہ میں ریلیجس لبرٹی نہ تھی کیونکہ اگر کوئی شخص مسیح کو قبول کرتا اُسے شہر بدر کیا جاتا تھا۔ اُسکا مال ضبط ہو جاتا اور اُسے زندگی کی تمام آسائش کی چیزوں سے محروم کیا جاتا اور اُسے گورنمنٹ کے قانون کی حفاظت سے باہر کیا جاتا تھا اور جو کوئی اسے مار ڈالتا تو یہہ سمجھا جاتا تھا کہ اُس نے خدا کا کام کیا تھا۔

اگر ہم یہودیوں سے مسلمانوں کی طرف پھریں تو وہی غسم کی تصویر ہمارے سامنے کھنچ جاتی ہے۔ ایک خوفناک طوفان کی مانند عربی پیغمبر کے مذہب نے ایشیا۔ افریقہ۔ اور یورپ کا ایک بڑا حصہ برباد کر دیا۔ یہہ ایک ایسے وقت ہوا جب مسیحی دین اپنی خرابی اور بدی کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔ اور ان باتوں نے ایک دلیر اور مستقل دل کو اُٹھایا اور زمانہ نے ایسے شخص کے لئے تمام چیزیں مہیا کر دیں مسیحیوں کی آپس کی مخالفت اور عداوت نے اسلام کی ترقی کے لئے ایک عمدہ موقعہ پیدا کر دیا شاہ جسٹینین نے پہلے ہی سے اپنے ظلم کا ہاتھ لمبا کر دیا تھا۔ اسنے پلسٹائن کے تمام سامری لوگ مروا دئے تھے۔ ان لوگوں کی اولاد اور آنے والی نسل عیسائیوں سے نفرت کرنے اور رومن بادشاہوں کے سخت قانون کے باعث جو اُنکے لئے شائع ہوا اپنا مذہب (اسلام) فوراً اختیار کر لیا۔ عیسائیوں میں آپس میں پھوٹ پڑ رہی تھی۔ جدا جدا فرقے بنتے جاتے تھے سلطنت روم اور فارس زوال پر تھیں۔ محمد میں اتنی عقل تھی کہ ان موقعوں سے فائدہ اُٹھالے یہہ لکھنا ضروری نہ ہوگا کہ محمد نے تلوار کے زور سے قوموں کو مسلمان کیا۔ یہہ طریقہ اسکی سسٹم کے بڑے ستونوں میں سے ایک تھا۔ اور بہشت انعام تھا ان لوگوں کے برباد کرنے کے لئے جو اُسکے پیرو نہ بنے یہہ اسکا گولڈن رول تھا کہ وہ تلوار بہشت اور دوزخ کی کنجی ہے۔ اسکو یہودیوں سے بڑی نفرت تھی اور جتنے یہودی عرب میں اسکے ہاتھ آئے انکو مار ڈالا اور انکی ملکیت ضبط کر لی۔ وہ یہہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ یہہ لوگ اُسکے پیرو ہوں۔ مرتے وقت وہ اپنی نفرت انکی طرف یوں ظاہر کرتا ہے کہ او خدا کی لعنت ہو ان یہودیوں پر کیوں انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کے مندر بنائے ہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کو دو باتیں کہا کرتا تھا کہ یا سچے خدا اور اُسکے رسول کو مانو اور خراج دو نہیں تو ہلاک کئے جاؤگے۔ اسی اصول سے اُسنے دنیا کا بہت سا حصہ فتح کیا۔ اسکے پہلے فتوحات میں عرب۔ ایران اور سیریا شامل ہیں۔ اور رفتہ رفتہ اُسکے جانشینوں نے مصر اور افریقہ دریائے نیل سے لیکر بحر اوقیانوس تک فتح کیا۔ جب سیرین لوگ مسلمان ہوگئے۔ تو انہوں نے رومن امپایر پر حملہ کیا اور برباد کر ڈالی۔ اور تمام مشرقی گرجوں کا ایک کھنڈر بنا دیا۔ ان سے بس نکر کے وہ سپین اور فرانس میں گھسے۔ اور ترکوں کو اپنے ساتھ ملا کر یورپ کا ایک بڑا زرخیز حصہ فتح کر لیا اور ہلال کا جھنڈا کانسٹنٹنوپل (قسطنطنیہ) کے دیواروں پر پھرنے لگا۔ ہم زیادہ اُنکی تواریخ جانچا نہیں کرتے۔ مطلب یہہ ہے کہ جیسا محمد نے اور اُسکے جانشینوں نے ریلیجس لبرٹی اور کانشنس کا خون کیا ہے ویسا کوئی ہی کریگا۔ جہاں کہیں وہ گیا یا اُسکے پیرو گئے وہ دو باتیں لیکر گئے اسلام اور خراج یا موت!

اگر ہم بت پرستوں کی طرف دیکھیں تو معلوم کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی اپنے دل کا ارمان خوب ہی نکالا ہے۔ اور خداوند مسیح اور اُسکی مقدس کتاب کی مخالفت کچھ کم نہیں کی۔ رومن امپایر اپنے بت پرست بادشاہوں کے عہد میں مسیحی خون سے خوب سیر ہوگئے پہلی صدی کے اختتام کتاب مقدس اس بڑی سلطنت میں پھیلنی شروع ہوئی۔ لیکن اسکی کامیابی نے اُسکے سوتے ہوئے دشمنوں کو جگایا اور اُنکے غصہ کو بھڑکایا۔ وسپیشین کے یہودی ریاستوں کے تباہ کرنے کے بعد عیسائیوں کے برخلاف تکلیف اور عذاب کا سلسلہ سنہ ۶۴ء سے نیرو کے عہد سے شروع ہو کر شاہ ڈائوکلیشین کے عہد تک پھیلتا ہے جو تین سو سال کا عرصہ ہے۔ یہہ زمانہ ایسے خوفناک مصیبتوں سے بھرا پڑا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں مسیحی دین کو نفرت سے دیکھتے تھے اور لفظ "کرسچن" ایک حقارت کے لئے ضرب المثل ہو گیا تھا۔ شاہ نیرو کے عہد میں عیسائی انسان کے دشمن سمجھے جاتے

تھے۔ گو عیسائی لوگ تنگ حالی میں اور عاجزی سے گزارہ کرتے تھے لیکن تو بھی بت پرستوں کے بعض معین رسومات پڑتی تھی اور اُنکے غضب کی برداشت کرتے تھے لیکن تو بھی انہیں جنگلی درندوں سے پھڑوا کر یہہ لوگ تماشہ دیکھا کرتے اور رات کو شہر روم کی سڑکوں پر اُنکے جسموں کو تیل تیل سے آراستہ کرکے روشنی کی جاتی تھی اُسکے بعد ڈومیشن کے عہد میں یہہ تکالیف پھر نئی کی گئیں۔ ٹریجن کے عہد میں عیسائی ہونا بڑا گناہ قرار دیا گیا اور اسکے عہد میں اور اسیکے حکم سے اگنیشیس انطاکیہ کا بشپ قید کرکے روم میں لایا گیا۔ اور ایم فی تھیٹر میں پھینکا گیا۔ ٹریجن کے بعد مرکس انٹونی گو ایک ہر دل عزیز شاہزادہ تھا اور اہل روم نے اُنکی وفات کے بعد اُسے دیوتوں میں بھی شامل کیا لیکن کرسچانٹی کا جانی دشمن تھا جسٹن اور پولی کارپ اور لائینس اور وائنا کے شہیدوں کا خون اسی کے عہد میں بہایا گیا اُسکے بعد سویرس نے افریقہ اور مصر میں خون کی ندیاں بہادیں اور کئی ایک مسیحی عورتوں نے فیلی سی ٹس اور اعدیرپیچیے مانند مختلف قسم کے عذاب برداشت کئے — کیونکر چمڑے اُتارے گئے۔ اور کتنوں کو کوڑے مارے گئے اور اَور درندوں کے سامنے پھینکی گئیں۔ پر ان پر حوصلہ عورتوں نے مسیح کا انکار نہ کیا اور نہ اپنا کانشنس خراب ہونے دیا بلکہ یہہ عذاب اور مصیبت گوارا کرنی پسند کی اور اپنے روتے ہوئے دوستوں کو یہہ کہکر مریں۔ ایمان میں مضبوط ہو۔ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اور ہمارے مصایب سے اپنے دلوں پر زور املال نہ لاؤ ✦ باقی آئندہ

ڈیوڈ محی الدین

نوٹ۔ ایم فی تھیٹر ایک گول یا جو کونی جگہ ہوتی تھی اور بڑی گہری ہوا کرتی تھی اور روم کے لوگ اُسمیں شیر وغیرہ کو چھوڑ کے وحشی درندوں کا تماشہ دیکھا کرتے تھے اور بعض اوقات بعض جوان جنگلی جانوروں سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ ایم فی تھیٹر کے چاروں طرف تماشہ بینوں کے لئے بیٹھنے کی جگہ ہوتی تھی غرضکہ یہہ بڑی خوفناک جگہ ہوتی تھی جسمیں وہ انکو ڈالتے اب بھی خوف ہے ✦

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و فصل صحت پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۲ء

دہلی۔ بارش نہیں ہوئی فصل ورد ہو رہی ہے۔ بخار تا حال جاری ہے۔ نرخ گندم۔ وجو۔ وباجرا۔ وجوار۔ کا ارزاں ہو رہا ہے۔ نرخ نخود گراں ہوتا جاتا ہے۔ اور قیمت چاولوں کی بدستور ہے۔

حصار۔ بخار پھیل رہا ہے۔ رہتک میں کسیقدر مرض مویشی پھیل رہی ہے۔ فصل خریف ورد ہو رہی ہے۔ فصل ربیع کی کاشت ہو رہی ہے ✦

انبالہ بخار پھیل رہا ہے۔ مگر روبہ بہتری ہے۔ مکی وچاول درد ہو چکی ہیں جوار ورد ہو رہی ہے۔ امید ہے پیداوار اوسط سے زیادہ ہوگی۔ نخود۔ جو۔ اور سرسوں کی کاشت ہو رہی ہے۔ نرخ غلہ جات خوردنی بدستور ہے ✦

جالندھر۔ معمولی بخار ہے۔ فصل خریف ورد ہو رہی ہے۔ فصل ربیع کی کاشت ہو رہی ہے۔ نرخ بدستور ہے ✦

امرتسر خفیف سا بخار ہے۔ فصل کی حالت اچھی ہے بارش ½ انچ ہوئی۔ نرخ گندم۔ جو۔ وچاول۔ بدستور ہے۔ نرخ نخود و باجرا گرانی پر ہے۔ نرخ جوار ارزانی پر ہے ✦

سیالکوٹ صحت اچھی ہے۔ فصل اوسط سے زیادہ ہے نرخ بدستور ہے۔ ظفروال میں ½ انچ بارش ہوئی ✦

فیروزپور۔ ضلع میں بخار پھیل رہا ہے۔ پیداوار فصل خریف امید ہے اچھی ہوگی نرخ گندم نخود و جو بدستور ارزانی پر بارش ½ انچ ہوئی ✦

لاہور۔ صحت عموماً اچھی ہے۔ فصل کی حالت اچھی ہے ¾ انچ بارش ہوئی ✦

راولپنڈی ½ انچ بارش ہوئی دو تحصیلوں میں پیداوار فصل خریف اوسط سے زیادہ ہوا اور چار تحصیلوں میں متوسط رہی ✦

شاہپور۔ رپورٹ نہیں آئی ✦

ملتان۔ بخار تا حال پھیل رہا ہے۔ پیداوار فصل خریف امید ہے متوسط ہوگی۔ کاشت فصل ربیع شروع ہوگئی ہے۔ نرخ بدستور ہے ✦

ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ صحت اچھی ہے۔ لو فصل کی امید ہے۔ اور امید ہے پیداوار فصل خریف اوسط سے زیادہ اور عام ہوگی ✦

پشاور۔ خفیف سا بخار ہے فصل خریف ورد ہو رہی ہے نرخ روبہ ارزانی ہے ✦

کیفیت عام

اس ہفتہ میں خفیف سی بارش ہوئی۔ بخار تا حال پھیل رہا ہے۔ فصل خریف تا حال ورد ہو رہی ہے اور امید ہے کہ پیداوار عموماً اچھی ہوگی۔ کئی اضلاع میں کاشت ربیع شروع ہوگئی ہے۔ نرخ غلہ جات خوردنی کم و بیش ہوتا رہتا ہے ✦

اخبار حقانی

شملہ ۲۹۔ اکتوبر۔ سرحدی کمیشن کی کوئی خبر براہ قندھار ابتک نہیں آئی۔ سب سے پچھلی خبر مورخہ ۱۷ ماہ حال اکتوبر جو خواجہ علی سے آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام پارٹی مقام مذکور میں جمع ہوگئی۔ اور لنڈی کو تلاکوچ کرنے کے لئے تیار ہے صحرائی منزل جو ۱۵ میل تھی بلا نقصان جان وہاں طے ہوئی سردار عثمان خان نے ہلمند سے جو پانی گرشکی بھیجا تھا وہ وقت پر پہنچگیا۔ اور تمام انتظام بہت خوبی سے رہا۔ بیماروں کی تعداد بہت کم ہے اور تمام پارٹی امن وامان سے ہے۔ اوسط شرح کوچ بشمول مقامات کا سواران کی ۱۶ میل اور کالم پیادگان کی ۱۲ میل سے اوپر اور بہاری اسباب کی ۱۵ میل روزانہ رہی۔ لیکن تمام ملازم اور کچھ حصہ انفنٹری کا سوار تھا۔ گشکی تک ۲۲۶ میل کا فاصلہ ہے۔ اور یقین

کیا گیا ہی کہ کرنل رجوئی صاحب دو روز مقام کرکے کوچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں +

بمبئی ۲۸- اکتوبر میونسپل کارپوریشن نے دو یورپین اور ۴- دیسی ممبروں کی ایک کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہی کہ ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت لارڈ رپن کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ایک اڈریس تیار کرے اس تحریک کی باتفاق رائے تائید کی گئی تھی +

شملہ ۲۹- اکتوبر مہم ژوب کی کاکڑ ملوگوں سے ایک جھڑپ ہوئی کوئی چھ سو آدمی ہماری جمعیت سے چند میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی پر جمع ہوئے- اور ایک پیغام بیہودہ بھیجا جنرل ٹمپر صاحب نے حملہ کرکے انکو بھگا دیا ۸۰ آدمی انکے قتل و مجروح ہوئے ہمارا نقصان بہت تھوڑا تھا- چہارم پنجاب نیٹو انفنٹری کے پانچ سپاہی ضائع ہوئے دشمن نے ہمارا رسالہ حملہ کیا مگر پیشتر اسکے کہ ہمارے آدمیوں تک پہنچے گولیوں سے مار ہٹا دیا گیا- خیال کیا جاتا ہی کہ شاہ جہان پانسو ہمراہیوں کے ساتھ چند میل کے فاصلہ پر ہی +

مدراس ۲۹- اکتوبر مسٹر ٹو گرم نے جنھوں نے ۲ سال ہوئے مفسدان سلیم کی تجویز کی تھی اپنے فیصلہ میں یہہ سفارش کی تھی کہ اگر دو سال تک باشندگان سلیم کا چال چلن عمدہ رہے تو اس حکم کی نظر ثانی کیجاوے- کل گورنمنٹ نے یہہ امر تحقیق کرنیکے بعد کہ اس عرصہ میں قصبہ سلیم میں بالکل امن و امان رہا اس مضمون کے احکام صادر کئے کہ تمام قیدی جو فساد سلیم کی علت میں سزا بھگت رہے ہیں یکبارگی رہا کر دیے جاویں +

شملہ ۲۹- اکتوبر آج چہارشنبہ کی صبح کو ۱۰ بجے کیوقت سر چارلس ایچیسن امبالہ کو روانہ ہوئے +

لنڈن ۲۸- اکتوبر لارڈ ڈفرن کے نام کے سرکاری مراسلہ میں جو حال میں شائع ہوئے ہیں لارڈ ممدوح کے مشن کے مقصد و وسعت کی نسبت گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات درج ہیں ان کے جانے کا مقصد یہہ ہی کہ جنرل گورڈن اور سٹوارٹ صاحب کو لائیں اور بشرط ضرورت خرطوم تک جانے کی اجازت ہی- اور جب یہہ مقصد حاصل ہو جائے تو پھر کسی قسم کی ضرر رساں کارروائی نہ کیجاوے انکو حتی الامکان کوشش کرنی ہوگی کہ مصری فوج اور ملازمان گورنمنٹ مصر پہلو تہی نہ کرنے پائیں- مراسلات مذکورہ بالا میں یہہ بھی ہدایت ہی کہ رعیتوں سے انتظام کریں کہ وادی نیل میں امن و انتظام رہے گورنمنٹ مصر انکو وظیفے دینے کا ذمہ اٹھاتی ہی- اس سے زیادہ انگلستان اور مصر اس ملک کی حکومت کی جو وادی حلفا کے جنوب میں ہی اور کوئی ذمہ واری لینے کے لئے مستعد نہیں ہیں +

قاہرہ ۲۷- اکتوبر گارڈن صاحب کے ایک تار سے جسپر کوئی تاریخ درج نہیں لیکن خیال کیا جاتا ہی کہ ۲۳- اگست کے بعد بھیجا گیا معلوم ہوتا ہی کہ تاوقتیکہ خرطوم میں باقاعدہ گورنمنٹ قائم نہ ہو جائے اسوقت تک اسکو چھوڑنا ممکن نہیں ۵۶ رجمنٹ کو آگے بڑھنے کا حکم ہوا ہی +

لنڈن ۳۰- اکتوبر ڈیلی ٹیلیگراف کا یہہ بیان کہ لارڈ ولسلی کو اختیار دیا گیا ہی کہ مدیر ڈنگولا کو سوڈان کے جدید صوبہ کا عارضی گورنر مقرر کردیں بے بنیاد ہی +

لنڈن ۲۸- اکتوبر ہندوستان کو نمائش گاہ صحت میں دو طلائی- چار نقرہ اور ایک پیتل کا تمغہ ملا- مولوی سمیع اللہ خان ہندوستان کو روانہ ہوگئے +

شملہ ۲۹- اکتوبر شاہ ایران نے سرپیٹر لمسڈن صاحب کی خاطر تواضع کے لئے خاص احکام صادر فرمائے ہیں اور مقام رشت میں اپنا ایک خاص پیش خدمت جنرل موصوف کا مہماندار مقرر کیا ہی- کمشنران سرحدی کو ایک شاہی محل میں اتارا جائیگا- اور اگلے سفر کے لئے شاہ نے خاص گاڑیاں مہیا کر دی ہیں +

پٹیالہ ۳۱- اکتوبر آج صبح کے آٹھ بجے جناب چارلس ایچیسن صاحب نے افتتاح پٹیالہ ریلوے کی رسم ادا فرمائی- موسم نہایت مرطوب تھا اور اسلئے رسم مذکور خاطر خواہ طور پر ادا نہیں ہوئی- ہنر آنر نے اپنی سپیچ میں ریاست کو اس ہمت اور حوصلہ پر مبارکباد دی جو انہنے اس کام میں دکھلایا اور بیان کیا کہ غالباً بہت جلد اس لائن کو وسعت دیجائیگی- ہنر آنر آج رات پٹیالہ سے روانہ ہونگے موسم کے تمام روز مرطوب رہنے سے روشنی بھی ملتوی رہی +

شملہ ۳۱- اکتوبر- اس مضمون کی خبریں برابر آرہی ہیں کہ خزانہ اور ذخیرہ کابل سے ہرات کو بھیجا جاتا ہی اور قلعہ سردچاک کی مرمت اور درستی بڑی مستعدی سے ہو رہی ہی یہہ قلعہ ہرات اور مرو کے وسط میں ہی امیر نے ہرات میں ایک اشتہار بھیجا ہی جسمیں تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہی کہ کمیشن کے ساتھ ہر طرح عمدہ طور پر سلوک کریں لوگوں نے اشتہار کی ہدایت کو خوشی سے قبول کیا ہی- ہرات کے بڑے بڑے افسروں کو کابل سے خلعت بھیجے گئے ہیں +

کمیشن رود بار سے روانہ ہوگیا اور راش جو دن کو جا رہا ہی کل یہاں سخت زلزلہ زدگی ہوئی اور قریب تین گھنٹے کے تک رہی- آج بھی بارش بہت زور سے ہو رہی ہی- مقیاس الحرارت کا پارہ ۵۴ درجہ پر ہی- کل محرم کے جلوس میں تین دیسیوں نے اپنے آپ کو ہلاک کیا +

طہران ۳۰- اکتوبر روسی کمشنر متعلقہ سرحدی افغانستان دسمبر میں مقام تفلس سے روانہ ہونگے +

لودیانہ

شہر کی حالت بیماری نے تباہ کر ڈالی ہی کوئی بھی متنفس شہر میں ایسا بیماری سے بچا ہوا نہیں ہی عطاروں کی دوائیوں نے کچھ بھی اثر نہ کیا اور کریں کیونکر کسی دوکان پر بھی عمدہ اور صاف دوائی نہیں ملتی ہی- جنھے بارہا دیکھا کہ ایسے موقع پر ضرور عطاروں کی دوکانوں کا نقشہ

کیا جاوے مگر کسی نے کچھ بھی خیال نہیں کیا ہے ہماری بہتر رائے ہو کہ بیماروں پر رحم فرماکر عطار و نکی ادویات کا کوئی عمدہ بندوبست کیا جاوے +

۱۶۔ اکتوبر کو جناب ماسٹر و کیفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے رخصت سے آنکر ضلع کا چارج لیا اور شہر کی حالت کو دیکھکر میونسپل کمیٹی کی عدم ہمدردی پر افسوس کیا چنانچہ یکم نومبر کو صاحبان ممبران نے جنرل اجلاس فرمایا اور تجویز ہوئی کہ مبلغ الصعار کی کونین خریدی جاوے اور ۱۵ حکیم تجربہ کار مقرر ہوں اور نیز کہاروں کو بھی نوکر رکھا گیا تاکہ حکیم گلی کوچوں میں ادویات لیکر گشت کیا کریں اور گھر میں پڑے ہوئے بیماروں کو دوائی دیجاوے۔ حکیم مقرر ہو گئے ہیں مگر بعض بعض سفارشی ایسے بھی حکیم مقرر ہوئے ہیں کہ جنہوں نے پہلے کبھی طبابت نہیں کری اور نہ انکو کوئی یہہ جانتا ہو کہ حکیم ہو۔ کثرت بیماری پر لحاظ کرکے تجربہ کار حکیم مقرر ہونے واجب ہیں اگر لودیانہ میں دستیاب نہ ہوں تو باہر سے بلائے جاویں نہ کہ عام آدمیونکو حکیموں کے زمرہ میں بھرتی کیا جاوے اور اسیطرح کمپونڈر بھی حکیموں کے زمرہ میں داخل ہوئے ہیں انکی تجربہ کاری و علمیت حکمت کی بابت ڈاکٹر صاحب واقف ہونگے دیکھا چاہیے کہ یہہ حکیم و کمپونڈر صاحبان کیسا کچھہ علاج کرتے ہیں علاوہ اس ہمدردی کے جناب لفٹنٹ ڈپٹی کمشنر بہادر و جناب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے ۲۔ نومبر کو ہیڈ پولیس میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ افسوس کہ جلسہ مذکور میں بہت ہی تھوڑے آدمی شامل ہوئے اور شہر کی حیثیت کے موافق جلسہ کچھہ بھی نہ ہوا۔ مگر تب بھی امداد بیماراں کے واسطے آٹھہ سیکڑہ روپیہ کے فرد پر دستخط ہوگئے یہہ روپیہ بھی ادویات پر خرچ کیا جاویگا۔ اس جلسہ کی مفصل کیفیت ضمیمہ نورافشاں میں درج ہو +

۲۰۔ اکتوبر کو عشرہ کے دن شام کے چار بجے بڑے زور شور سے بادل چڑھا اور خوب ہی بارش ہوئی۔ سنا ہو کہ پیرو پنجاب میں ژالہ زدگی بھی ہوئی ہو جسکے باعث سردی زیادہ ہوگئی ہو عشرہ بخیر و عافیت گذر گیا پولیس کا انتظام اچھا رہا۔ کوئی واردات وقوع میں نہیں آئی ہو +

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں گبریلا۔ مکھیاں چیونٹے چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی وغیرہ سب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات پنس بی۔ ایس۔ میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +

سندھ پنجاب و دہلی ریلوے

اشتہار

یکم نومبر ۱۸۸۴ء کو اور اسکے بعد پٹیالہ و راجپورہ ریلوی جو کہ وسعت راجپورہ جنکشن سٹیشن واقعہ سندھ پنجاب و دہلی ریلوی سے لیکر پٹیالہ تک ہو اور ۲۲ میل کا فاصلہ ہی باہتمام سندھ پنجاب و دہلی ریلوی عام تجارت کے واسطے کھولی جاویگی۔ ذیل میں سٹیشنوں کی فہرست معاوقات آمد و رفت و کرایہ مسافران کے درج ہو۔ درجہ سوم کے ماہواری واپسی ٹکٹ ایک طرف کے کرایہ سے دگنے کرایہ کی ادائیگی پر مابین پٹیالہ و مین (کلاں) لین کے بڑے بڑے سٹیشنوں تک ملسکتی ہیں۔ تمام مدارج کے مسافر جدید لین کے سٹیشنوں سے ان سٹیشنوں کی طرف جو سندھ پنجاب و دہلی پر (پنجاب سیکشن) یعنے ملتان سے دہلی تک واقع ہیں۔ روانہ ہوسکتی ہیں۔ نورن (خارجیہ) ریلوں کی آمد و رفت یکم دسمبر ۱۸۸۴ء تک جاری نہوگی۔ اسلئے جو مسافر نورن ریلو کا سفر کرنا چاہیں انکو راجپورہ تک آنا چاہیے جہاں سے وہ پھر اصل منزل کو واپس جاسکتی ہیں۔ تجارتی اشیاء کے بارکا نرخ اور دیگر آگاہی ریلوی سٹیشنوں یا راقم کے پاس درخواست کرنیسے حاصل ہوسکتی ہو +

میل از پٹیالہ	نام سٹیشن	ڈون: ٹمکڈ	ڈون: لوکل
۰	پٹیالہ ـــــ روانگی	۴۵-۵	۱۸-۰
۹	کوٹلی ـــــ ،،	۱۵-۶	۳۱-۱۸
۱۶	راجپورہ ـــــ آمد	۳۶-۶	۵۳-۱۹
۰	،، اپ بمبئی میل و کمٹڈ ـــ روانگی	۵۲-۶	۶-۱۹
۰	،، ڈون کمٹڈ و بمبئی میل ـــ ،،	۴۶-۹	۵۴-۱۹
۰	،، پٹیالہ ٹرین ـــــ ،،	۵۱-۶	۰—۰
۲۹	انبالہ شہر ـــــ ،،	۴۴-۷	۰—۰
۳۴	،، چھاؤنی ـــــ آمد	۰-۸	۰—۰

میل از انبالہ چھاؤنی	نام سٹیشن	اپ: لوکل	اپ: ٹمکڈ*
۰	انبالہ چھاؤنی ـــ روانگی	۰	۱۰-۱۸
۵	انبالہ شہر ـــ روانگی	۰	۳-۱۹
۱۸	،، راجپورہ ـــ آمد	۰	۵۹-۱۹
۰	،، ڈون میل ـــ ،،	۵۹-۲	۴۹-۱۹
۰	،، اپ بمبئی میل و کمٹڈ ـــ ،،	۴۷-۶	۵۷-۱۸
۰	پٹیالہ ٹرین ـــ روانگی	۲-۷	۴-۲۰
۲۵	کوٹلی ـــ ،،	۲۶-۷	۲۸-۲۰
۳۴	پٹیالہ ـــ آمد	۵۳-۷	۵۵-۲۰

دفتر جنرل ٹریفک منیجر لاہور ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۸۴ء } دستخط جی۔ ایف۔ ٹیوز صاحب ایکٹنگ ٹریفک منیجر

نوٹ* لوکل ٹرین مابین راجپورہ و پٹیالہ ۱ نومبر ۱۸۸۴ء سے روانہ ہوا کریگی +

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا ہو جسمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں اول آرٹیکل دینی و دنیوی دوم مضامین ملکی و ملکی جس سے فائدہ خاص و عام ہو سوم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے چہارم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کیواسطے بلا محصول عہ اور مع محصول للعہ اور دو پرچے کیواسطے للعہ تین پرچے یا زیادہ کیواسطے جو ایک ہی نام پر منگانے چاہیں فی پرچہ مع محصول عہ جو کوئی چھہ پرچے اکٹھے لیوے اسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا۔ جو کوئی ۱۲ پرچے منگائے علاوہ ایک پرچے مفت کے ایک جلد پوری بائبل کی دی جائے گی قیمت پیشگی لیجائیگی بغیر قیمت پیشگی کے روانہ نہوگا +

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا